کا روشن ثبوت ہے۔ ص ۸۷ کی پہلی سطر میں امام غزالی کی تاریخ وفات غالباً سہو کتابت سے ۵۰۵ کے بجائے ۵۵۰ ہو گئی ہے پھر عیسوی سن بھی ۱۱۱۱ کے بجائے ۱۱۱۲ ہونا چاہیئے کیونکہ امام کی وفات عیسوی حساب سے ۲ر جنوری کو ہوئی ہے۔ بہرحال یہ کتاب فارسی ادبیات سے متعلق اردو لٹریچر میں نہایت قیمتی اور قابلِ قدر اضافہ ہے اور مصنف اس کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

تذکرہ طبقات الشعرا از قدرت اللہ شوق، مرتبہ جناب نثار احمد صاحب فاروقی، تقطیع متوسط، ضخامت ۱۷ء صفحات، ٹائپ عمدہ، قیمت مجلد -/16 پتہ: مجلس ترقی ادب، کلب روڈ، لاہور۔

طبقات الشعرار کی زبان اگرچہ فارسی ہے لیکن اردو شعرا کا نہایت اہم تذکرہ ہے جو ۱۱۸۸ ہجری میں لکھا گیا لیکن ۱۲۰۹ ہجری کے بعد تک بھی اس میں اضافے ہوتے رہے ہیں۔ اس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ مخزنِ نکاتِ قائم کے بعد یہ دوسرا تذکرہ ہے جو طبقہ وار لکھا گیا اور جس میں کہنہ مشق اور نوآموز متقدمین، متوسطین اور متاخرین غرض کہ سب ہی شعرا کا ذکر اک ساتھ کیا گیا ہے، اس تذکرہ کے متعدد مخطوطے پائے جاتے ہیں۔ لائق مرتب نے اپنے متن کی بنیاد حیدر آباد کے نسخہ پر رکھی ہے اور افسوس ہے کہ لاہور کا نسخہ جسے مکمل بتایا جاتا ہے وہ موصوف کو دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس بنا پر اس کتاب میں بعض مقامات ناقص رہ گئے ہیں تاہم اس کتاب کا زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر عام ہو جانا اردو زبان و ادب کے اربابِ ذوق کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ جناب مرتب نے کہیں کہیں مفید نوٹ بھی لکھے ہیں۔ لیکن شروع میں باسٹھ صفحات کا جو مقدمہ لکھا ہے وہ بذاتِ خود نہایت مفید اور معلومات افزا ہے۔ اس میں شوق کے ذاتی اور خاندانی حالات و سوانح، تصانیف و اساتذہ و تلامذہ اور احبابِ کتاب کے نسخے، اس کا زمانہ تالیف اور مآخذ کے محققانہ تذکرہ کے ساتھ کتاب کی زبان، اور اس کے مواد پر بے لاگ تنقید و تبصرہ کر کے اس کی خامیاں دکھائی گئی ہیں۔